ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-13

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

حفصہ نذیر

اردو اسکالر، شعبہ اردو، جامعہ بلوچستان کوئٹہ

ڈاکٹر لیاقت علی سنی

ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ براہوئی جامعہ بلوچستان کوئٹہ

ڈاکٹر خالد محمود خٹک

پروفیسر، شعبہ اردو، جامعہ بلوچستان کوئٹہ

براہوئی شاعری میں اردو قافیے کا استعمال، تحقیقی مطالعہ

Hafsa Nazeer
BS-Urdu, department of Urdu, University of Balochistan, Quetta.
Dr. Liaquat Ali Sani*
Associate professor, Department of Brahui, University of Balochistan Quetta.
Dr.Khalid Mehmood Khatak
Professor, Department of Urdu, University of Balochistan Quetta.

***Corresponding Author:** liaqat.brahvi@um.uob.edu.pk

A Research Study on the Use of Urdu Rhyme in Brahui Poetry

ABSTRACT

This research study delves into the intricate interplay of language and culture, focusing on the use of Urdu rhyme in Brahui poetry. Brahui, an ancient Dravidian language spoken predominantly in the Baluchistan region of Pakistan, has a rich tradition of oral and written poetry. However, in the absence of a dedicated Brahui rhyme dictionary and a formal system for Brahui terminology, the influence of Urdu, a more widely spoken and standardized language in the region, on Brahui poetry has been underexplored. Our investigation centres on the work of eight Brahui poets who contributed a total of

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-13
ماخذ تحقیقی مجلہ

63 Brahui verses to our analysis. To our surprise, a significant number of these verses displayed a marked presence of Urdu rhyme schemes. This revelation has sparked concerns within the linguistic and literary community, as it raises questions about the preservation and evolution of the Brahui language and poetry. This study utilizes qualitative and quantitative methods to scrutinize the phenomenon of Urdu rhyme incorporation in Brahui poetry. We examine the reasons behind this linguistic convergence and its implications for the future of Brahui language and culture. Furthermore, we emphasize the need for the development of a comprehensive Brahui rhyme dictionary and a systematic framework for Brahui terminology. In conclusion, our research provides valuable insights into the complex dynamics of language, cultural influences, and the preservation of linguistic diversity. The findings contribute to the ongoing discourse on the intersection of language, culture, and identity, underscoring the urgent requirement for resources and strategies to safeguard the unique linguistic heritage of the Brahui people.

Key Words: *Brahui, language, Urdu, rhyme, Brahui poetry, linguistics.*

شعری اوزان، یا علم الاعروض میں قافیے سے کیا مطلب لیا جاتا ہے۔ چونکہ شاعری ایسی صنف سخن ہے جس کے متعلق ہر کسی کو کچھ نہ کچھ معلومات حاصل ہے۔ اگر معلومات ناقص درجے کے بھی ہوں تو سننے اور پڑھنے کی حد تک تو شاعری سے ہر کوئی شغف رکھتا ہے۔ شاعری دیگر اصناف کے مقابلے خاص طور پر نثر کے مقابلے لوگوں میں زیادہ مقبول صنف ہے۔ شاعری کے بارے میں عام رائے یہ ہے کہ شاعری تنہائی میں دوست کا کردار ادا کرتا ہے۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ شاعری میں طلسماتی کرشمہ کیا ہے جو سننے والے اور پڑھنے اور کہنے والے پر سحر انگیز کیفیت طاری کرتا ہے۔ بلوچستان میں ایک عام رائے پایا جاتا تھا، کچھ حلقوں میں اب بھی ہے کہ کچھ لوگ شاعری سے مراد پوری ادب لیتے ہیں۔ یعنی شاعری کو ادب کہتے ہیں حالانکہ ادب کے دو بڑے اصناف نظم اور نثر کی شکل میں پائے جاتے ہیں۔ اسی طرح غزل کو پوری شاعری سمجھا جاتا ہے۔ اگر دیکھا جائے تو شاعری بلحاظ موضوع اور شاعری بلحاظ ہیئت [۱] کے اعتبار سے شاعری کو مختلف اور جداگانہ بیس کے قریب دیگر اصناف میں تقسیم کیا جاتا ہے جن میں ایک صنف غزل بھی ہیں۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-13

ماخذ تحقیقی مجلہ

یہ بات براہوئی شاعری کے حوالے سے تحریر کیا جاتا ہے۔ اب اس رائے پر قائم رہنے والے لوگوں کی تعداد کم ہوتی جارہی ہیں۔ کیونکہ براہوئی شاعری ۱۹۹۰ کے بعد ہیئتی اعتبار سے کافی بدل چکا ہے۔ اب براہوئی شعرا اور براہوئی زبان کے ادبی انجمنیں علم الاعروض کے حوالے سے حد درجہ سنجیدگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

براہوئی جدید شاعری کے دور اول جو ۱۹۶۰ [۲] سے شروع ہوتا ہے، علم العروض سے واقفیت اتنا نہیں تھا جتنا آجکل کے براہوئی زبان کے شعرا کو حاصل ہیں۔ طویل تمہید باندھنے کا مقصد یہ تھا کہ خواہ شاعری براہوئی زبان میں ہوں یا اردو اور دیگر زبانوں میں، اس میں غزل کو ایک امتیازی حیثیت حاصل ہے۔

براہوئی زبان میں غزل۔

پاکستان میں اردو، فارسی، پشتو اور دیگر زبانوں کی طرح براہوئی زبان میں بھی غزل صنف کو غزل ہی کہتے ہیں۔ اسیطرح براہوئی اور پہلوی زبانوں میں عربی غزال (ہرن) کو آہو [۳] Aahoo کہا جاتا ہے۔ خود براہوئی کے قدیم شاعری اور غزل میں لفظ آہو، آہو خنی (ہرنی، ہرنی جیسی آنکھ والی) کا فی استعمال ہوا ہے۔

۲۰۰۹ میں براہوئی زبان کے ہفت روزہ اخبار، تلار میں غزل کے لئے براہوئی اصطلاح، ریزوانک، متعارف کیا گیا۔ جو آج بھی کبھی کبھی غزل کے ساتھ ساتھ ریزوانک کے نام سے بھی لکھا اور بولا جاتا ہے۔ لیکن غزل کے مقابلے میں اتنا مقبول نہیں ہوا۔ وقت کے ساتھ غزل کی مقبولیت میں بے پناہ اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ پاکستان کے تمام زبانوں کی شاعری میں غزل کو اہم مقام حاصل ہے۔

بلا خوف و تشکیک کہا جاسکتا ہے کہ اردو شاعری میں کوئی ایک بھی ایسا شاعر نہیں گزرا جس نے کبھی کوئی غزل نہ کہی ہو، یعنی غزل شاعری کے لیے ایک اہم ترین جز تھی یا بن چکی ہے سچ تو یہ ہے کہ غزل کے بغیر شاعری کا تصور کچھ عجیب سا بلکہ بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے۔ غزل کے اجزائے ترکیبی چار ہیں [۴]، غزل ان ہی چار اجزائے ترکیبی سے ترتیب دی جاتی ہے اور یہی چار اجزاء غزل کی پہچان ہیں:

۱۔ ردیف ۲۔ قافیہ ۳۔ مطلع ۴۔ مقطع

چونکہ شاعری میں غزل ایک اساسی مقام رکھتا ہے۔ اور غزل کی اکائی شعر کو کہا جاسکتا ہے۔ شعر سے مراد وہ تحریر ہے جو وزن اور بحر کے مطابقت رکھتا ہو۔ وزن اور بحر علم عروض کے اصطلاحات ہیں۔ یعنی وزن کا مطلب شعر کے اندر مخصوص صوتی برابری جو دوسرے مصرعے میں اگر رکن کی تعداد اتنا ہے جتنا پہلے مصرعے میں دیا گیا ہے۔ شعر ہمیشہ دو سطروں سے ملکر بنتا ہے اور ہر سطر کو مصرعہ کہتے ہیں۔ یعنی شعر میں دو مصرعے آتے ہیں۔ یا

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-13
ماخذ تحقیقی مجلہ

اس بات کی وضاحت اسطرح سے بھی کیا جاتا ہے کہ کسی مخصوص بحر یا وزن میں دو مصرعوں کو شعر کہا جاتا ہے۔ شعر میں ہمیشہ دو ہی مصرعے آتے ہیں۔ ایک مصرعہ یا تین مصرعوں پر مشتمل تحریر شعر نہیں کہلاتا۔

براہوئی میں شعر کو ٹھپو کہا جاتا ہے اور اسکے ساتھ شعر بھی مشہور ہیں۔ براہوئی لوک شاعری میں ٹھپو کی ہیئت میں شاعری ملتا ہے یعنی براہوئی قدیم شاعری میں براہوئی صنف ٹھپو ہی ہے اور اگر ٹھپو کو مزید تشریح کریں تو اردو مثنوی کی شکل براہوئی ٹھپو سے ملتی ہیں۔ کیونکہ مثنوی کے ہر شعر غزل کی مقطع کی طرح ہوتا ہے۔ شعر کے پہلے مصرعے کو مصرعہ اولی اور دوسرے کو مصرعہ ثانی کہتے ہیں۔

قافیہ۔ شاعری میں قافیہ سے مراد شعر کے آخر میں آنے والے ہم آواز الفاظ ہیں۔

ہستی اپنی حباب کی سی ہے
یہ نمائش سراب کی سی ہے

اس شعر میں، حباب، سراب قافیے کے استعمال ہوئے ہیں۔ قافیے، قفو بہ سے نکلا ہے جس کے معنی پیروی کرنے کے ہے، جس کے لغوی معنی "پیچھے آنے والے" کے ہیں۔ بقول اخفش، قافیہ "شعر کا آخری کلمہ" ہے۔ لیکن یہ تعریف جامع نہیں۔ سکاکی کے نزدیک ساکن مقدم سے پہلا حرف مع حرکت قافیہ کہلاتا ہے۔

اردو میں قافیہ ان حروف اور حرکات کا مجموعہ ہے۔ جو الفاظ کے ساتھ غیر مستقیل طور پر شعر یا مصرعے کے آخر میں بار بار آئے۔ یہ مجموعہ کبھی کبھی مہمل معلوم ہوتا ہے لیکن اس کا کچھ مضائقہ نہیں بالعموم اس پورے لفظ کو جس میں یہ مجموعہ آتا ہے اسے قافیہ کہتے ہیں۔ چونکہ قافیہ ابیات کے آخر میں واقع ہوتا ہے یا ایک قافیہ دوسرے قافیہ کے پیچھے آتا ہے لہذا اس نام سے موسوم ہوا۔ (۵)

براہوئی زبان میں بھی قافیہ کی یہی تعریف کیا جاتا ہے۔ اور اسکے لئے کوئی الگ اصطلاح موجود نہیں اسے قافیہ ہی کہا جاتا ہے۔ اور اسکا استعمال بہیت اعلی اور شائستگی سے کیا جاتا ہے۔

گام اے ہر فین کرار آسر مسن
یعنی نن ناتوار آسر مسن
کینہ تادی تا قصہ اے اوڑتون
دے اس پرور دگار آسر مسن (۶)

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-13
ماخذ تحقیقی مجلہ

باوزن قافیہ۔

شاعری میں ہم آواز الفاظ کو قافیہ کہتے ہیں۔لیکن قافیہ کے لئے یہ لازمی ہے کہ یہ عروض میں باوزن ہوں۔اگر قافیہ ایک بحر میں نہیں ہونگے تو وہ بے وزن شمار کئے جائینگے۔ جیسے چلتن اور گلبدن کچھ حد تک ہم آواز لگ رہے ہیں لیکن بے وزن ہیں۔کیونکہ چلتن (چِل۔تَن) میں دو سبب ہیں۔

جبکہ گلبدن (گُل۔بدَن) میں ایک سبب اور ایک وتد ہیں۔ یہ اس وقت باوزن شمار ہونگے جب دونوں میں ایک جیسے ارکان ہوں دو دو سبب والے لفظ ہوں یا ایک سبب اور ایک وتد ہو۔

ہم صوتی قافیہ۔

باوزن قافیے کے ساتھ ساتھ اس بات کا لحاظ بھی رکھنا چاہیئے کہ قافیہ ہم آواز، باوزن ہونے کے ساتھ ہم صوت بھی ہیں۔ نہیں تو وہ قافیہ ناقص شمار ہو گا۔ جیسے۔ناراض اور انداز ہم آواز اور باوزن ہیں لیکن صوتی حوالے سے الگ ہیں۔ایک قافیہ ض پر تو دوسرا، ز پر ختم ہو رہا ہے۔

براہوئی غزل میں اردو قافیے کا استعمال

تحقیق کا اصل موضوع بھی یہ ہے جس میں براہوئی شاعری یا غزل میں اردو قافیے کے استعمال کا تجزیہ کرنا ہے۔ اور اردو قافیے کے استعمال کے حوالے سے یہ بات بہت عجیب ہے کہ اکثریت براہوئی شعرا نے اپنے براہوئی غزل میں اردو قافیے کا برملا استعمال کیے ہیں۔ جس سے براہوئی زبان میں لغت اور شعری اصطلاحات بلکل ناپید ہوتے جارہے ہیں۔اس ضمن میں کوئٹہ اور نوشکی کے جدید شعرا اردو قافیے کی استعمال میں اضافے کا باعث بنے ہیں۔ جو اردو قافیے کے استعمال کی دفاع بھی کرتے ہیں کہ اردو قافیہ براہوئی قافیے کے نسبت زیادہ لطیف اور موسیقیت رکھتا ہے۔ اور اردو ردیف کے استعمال سے براہوئی غزل کی حسن تر و تازہ رہتا ہے اور جب ان غزلوں کو کوئی فنکار گاتا ہے تو وہ سننے میں سامعین کو اچھے لگتے ہیں۔ اور خصوصا خواتین سامعین میں بے حد مقبول ہو جاتے ہیں۔ اور ایک فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ان غزلوں کو خواتین اور لڑکیاں شادی بیاں کی تقریبات میں خود بھی گاتے ہیں۔

کنے انتے چاسہ حریف مہربان
نا یارٹ اریٹ ای حنیف مہربان
کر ارانی تپاتے سنگت تخک
ننا بھاز دااستے ضعیف مہربان (۷)

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-13

ان اشعار میں حریف، ضعیف اردو قافیہ براہوئی غزل میں استعمال ہوئی ہیں۔حالانکہ انکا متبادل الفاظ براہوئی میں بھی پائی جاتی ہے۔یہ دونوں قافیے اردو مستعمل الفاظ ہیں۔اور دونوں عربی الاصل الفاظ ہے۔اور یہ دونوں براہوئی میں رائج نہیں ہے نہ مستعمل ہیں۔انکی وجہ سے پورا شعر غیر براہوئی محسوس ہورہاہے۔

مہر و وفانا ہیتء
کینہ نما کرم اٹ
داز ندناڈغار آ
سیخا نما بھرم اٹ
داسامرادنا مزل
دے نن مرے حرم اٹ
جاگہ ئس مف مجبور نا ہیت
پاپہ تہ جمہور نا ہیت
انتئے پا ودستور نا ہیت
زندانا اعتبار گم مسک
تینے پٹان یار گم مسک
دے ونن تا شمار گم مسک
اونا بے اختیاری آکہ اُران
تینے آ اختیار گم مسک
چار دے ئی بہار گم مسک (۸)

مندرجہ بالا تمام اشعار براہوئی کے مائیہ ناز اور معروف تخلیقار افضل مراد کے شعری مجموعہ: نیمروچ: سے انتخاب ہیں۔ جس میں اردو کے ذخیرہ الفاظ اور قوافی استعمال ہوئے ہیں۔ جس میں اردو کے غیر مستعمل قافیے، حرم، دستور، جمہور، اور کچھ مستعمل قوانی، کرم، بھرم، اعتبار، اختیار، مجبور، شمار، قرار، اور ذیل اردو ذخیرہ الفاظ۔عقیدت، مقیمی، صحرا، ڈھنگ، صدی، تعبیر، اختیار، وکیل، بدذات، استعمال ہوئے ہیں۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-13
ماخذ تحقیقی مجلہ

ان میں کچھ ایسے قوانی بھی ہے جو خالص اردو زبان اور ادب میں استعمال ہوتے ہیں۔ ان کو بھی افضل مراد نے براہوئی غزل کے قافیوں میں استعمال تو کیا ہے۔ جو براہوئی زبان کے مستقبل کو داو پر لگانے کے مترادف ہے۔ اور افضل مراد براہوئی جدید شاعری کے درمیانی دور کے شعرا میں شامل ہے۔ جو بلکل جدید شعرا کی طرح اردو کے قافیے استعمال کررہے ہیں۔ اس طرح کچھ ایسے قوانی کا بھی استعمال ملتا ہے جو اردو کے ذخیرہ الفاظ ہیں لیکن وہ یکسر براہوئی میں بھی اسی معنی اور مفہوم کے استعمال ہوتے ہیں۔ اسیطرح کچھ ذخیرہ الفاظ بھی براہوئی شاعری میں ملتا ہے تو خالص اردو کے ہیں انکو شاعرنے براہوئی شاعرنے اپنے براہوئی غزل میں استعمال کیا ہے۔

بنوس اٹے تانی عرضاک بھازو
داٹپی استنا مرضاک بھازو
نی الے عشق ناغرضاک بھازو
استا است نادرزاک بھازو
ہر سفرٹی زندنا شامل ارین
بے کسر انتے وبے منزل ارین
نن دعا تا کس ناحاصل ارین
تینا خوشی تا تینٹ قاتل ارین
ابد دن تفوکے ازل تون اوار
ننے زند ملا اجل تون اوار
وجودے تخاداخدر مختصر
کسر مس کہ مشکل سہل تون اوار
نی کر قول وو ختس عمل تون اوار (۹)

مندرجہ بالا براہوئی غزل کے اشعار میں ذیل کے اردو قافیے اور ذخیرہ الفاظ ملتے ہیں۔

مستعمل قافیہ۔ عرض، مرض، غرض، منزل، قاتل، اجل، عمل، شامل

غیر مستعمل قافیہ۔ درز، حاصل، ازل، سہل،

اردو ذخیرہ الفاظ۔ حسن، فقط، وجود، ابد، مختصر، مشکل،

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-13
ماخذ تحقیقی مجلہ

جیسے غیر مستعمل اردو الفاظ کو براہوئی شاعری میں بطور قافیہ استعمال کیا گیا، وہ براہوئی شاعری میں بد نما محسوس ہوتے ہیں۔ کیونکہ عام قارئین جو اس سے پہلے یہ الفاظ نہ سنیے ہوں تو انکو شعر کی مفہوم سمجھنا مشکل ہوتا ہے۔

جبکہ کچھ اردو کے قافیے جو براہوئی میں بھی ایک حد تک مستعمل ہیں۔ انکے استعمال سے براہوئی قاری اتنا مشکلات کا شکار نہیں ہوتا۔ اس کے ساتھ کچھ ملا جلا ذخیرہ الفاظ کا استعمال بھی ملتا ہے جو مزاج نے اپنے شاعری میں استعمال کی ہے۔

کنا جستجوٹی جنون شا، کنا سوچ رنگِ خیال ایت
کنا ہر تصورے یا خدا، کنا فکرے ذوقِ جمال ایت
چڑہ نا صفت و ثنائے رب، چڑہ نا ای حمدے بیان کیو
کنا شوتے بشخۂ دو نو ہنر، کنا فن اے پین جمال ایت
کنا آرزوئے وسم کرک، کنا ہجرے داسہ وصال ایت (۱۰)

براہوئی شاعری میں ایسے مثال بہت کم ملتے ہیں جن میں خالص اردو الفاظ استعمال کیا گیا ہوں۔ یہ اشعار براہوئی کے ایک نامور جدید شاعر کے شعری مجموعہ پن ریچ سے انتخاب کئے ہیں۔ اس میں براہوئی میں غیر مستعمل اردو الفاظ کو بڑی خوبصورتی سے استعمال کیا گیا ہے۔ ایک نظر میں قاری پر سکتہ طاری ہو گا کہ کیا براہوئی میں ایسے الفاظ ہیں۔ جیسے

غیر مستعمل قافیے۔ جمال، وصال، لازوال، مہ وسال

ذخیرہ الفاظ۔ جستجو، جنون، تصور، ذوق، صفت، بیان، ثنا، حمد، آرزا، ہجر، ہنر، فن، خواہش، پختگی، قرب۔

جتنے بھی قافیے استعمال ہوئے ہیں وہ سب غیر مستعمل ہے براہوئی شاعری میں۔ اسی طرح سارے ذخیرہ الفاظ بھی غیر مستعمل ہے۔

نناد اعشق ناچر چامرے تو عام مرے
دوی دوی آبرین او خبر خبر رلن
بہ شاخ شاخ ٹی پٹن شجر شجر رلن
کبینو ننک ننے آتفسہ دیک سکون
قرار شام ٹی خننین سحر سحر رلن (۱۱)

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-13
ماخذ تحقیقی مجلہ

ان اشعار میں بھی اردو ذخیرہ الفاظ کا بھرمار ملتا ہے جیسے، چرچا، عام، خبر، شاخ، شجر، سکون، قرار، سحر۔

اس شعر پہ ایسا گمان ہوتا ہے کہ شاعر نے اردو غزل میں کچھ براہوئی الفاظ اور تراکیب استعمال کیا ہے۔ کیونکہ جس انداز میں خالص اردو الفاظ ملتے ہے شاعر واقعی داد کے مستحق ہیں کہ آخر اس نے براہوئی غزل میں کیسے ان کو سمایا ہے۔

خودی ٹی بے خودی شامل مننگ اے
نادن کہ آگہی حاصل مننگ اے
ہننگ اے بیرہ او پستی ناکنڈا
دابندغ تینے آن غافل مننگ اے
جتا او کہ دانا مزاج اس خننگ اک
دامردہ پرستو سماج اس خننگ اک
ناچپی ٹی ہم احتجاج اس خننگ اک
کنے وخت ناداخراج اس خننگ اک
بے حس او مسونے ہچ محسوس کپک
بظاہر دازندہ اوراج اس خننگ اک (۱۲)

اس شعر سے ایسا لگتا ہے کہ علامہ اقبال کا کوئی شعر ہوں۔ کیونکہ براہوئی غزل میں بلکل علامہ اقبال کی طرح شاعر نے خودی جیسے الفاظ کو تڑکا لگایا ہے جو براہوئی شاعری میں قطعا استعمال نہیں ہوتے۔ انکا استعمال کیوئی سوچ کر بھی نہیں کرتا۔ جیسے، خودی، شامل، آگہی حاصل، قاتل، پستی، غافل یہ تمام الفاظ براہوئی شاعری کے لئے ایک دم نئے اور اجنبی ہیں۔

خالص اردو ذخیرہ الفاظ کا ایک بہترین نمونہ ہے جس میں شاعر نے اردو کے خالص صحافتی الفاظ جو آجکل اکثر ٹیلی ویژن کے خبر ناموں اور تبصروں میں سننے کو ملتے ہیں۔ جیسے خالص اردو قافیے۔مزاج، سماج، احتجاج، خراج، علاج

خالص اردو ذخیرہ الفاظ۔ مردہ پرست، بے حس، محسوس، بظاہر وغیرہ۔

شاعر موصوف کے براہوئی شاعری میں اردو کے خالص ذخیرہ الفاظ، جیسے، آرزو، وصول، ضروری، قبول،نزول، حصول۔ انداز، انجام، آغاز، حدے پرواز، پر کیف، فکرے اعجاز، جوش، جذبہ، عجیب، وجود،ہنر مند، عروج،مزاج،وجد، فاصلہ، سلسہ، ولولہ۔ حوصلہ، قافلہ،مثال، کمال، دھمال کو بڑی خوبصورتی سے براہوئی غزل میں قافیے اور ذخیرہ الفاظ کے استعمال کیاہے۔ جسکی نظیر نہیں ملتا۔

اس تحقیق میں مذکورہ شاعر، باقی منتخب شعرا سے زیادہ اردو الفاظ کو براہوئی میں شامل کیاہے۔ اور اس نے براہوئی زبان کی پستی میں اپنا کردار احسن طریقے سے نبھایاہے۔ اور براہوئی شاعری کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھا جائیگا کہ کسی براہوئی شاعر نے بہت خوبصورتی سے اردو ذخیرہ الفاظ کو انکی اصل مفہوم کے اندر رکھ کر براہوئی شاعری کا حصہ بنایا اور اردو زبان کی خدمت کی۔ اور براہوئی زبان پر بھی احسان کیا کہ اس نے براہوئی کے صرف تراکیب اور گرائمر کا استعمال کیاباقی شعر کی شعریت اور مفہوم کو اردو میں پیش کی۔ کیونکہ اس کو جب آمد ہوتی تھی تو اس نے یہ ضروری نہیں سمجھا کہ براہوئی زبان کو ٹٹولا جائے شاید کوئی قافیہ اور ذخیرہ الفاظ نکلے جو اسکی اس مفہوم کو ادا کرنے کے قابل ہوں۔

مودہ کو غزل تے ٹی، ماتمکونا سرگم ٹی
ہر جلوہ فریشانے، چہرہ ٹے گُناسے نا
اے کہ شب گردو تہاری تا، پگہ ناسحر اوفتونے
اے کہ زام جل ومزن شانو، رزماتا ہُنر اوفتونے
کے زندے اجل یاماتم کے
اوخفے یاخن تے پُرنم کے
دڑداتانئے اوہمدم کے
داسکاروانے زندگی، بے جاسراب اَٹی
نی پاچراغویا کہ ناخن کونقاب اَٹی (۱۳)

نوشکی کے نامور براہوئی شاعر غمخوار حیات کے شعری مجموعہ نوکاپ سے انتخاب کئے گئے اشعار میں اردو کے وہ قافیے استعمال کئے ہیں جو ایک حد تک براہوئی شاعری میں رائج بھی ہے۔ سوائے چند کے، سرگم، جلوہ، وبا، سحر، رزم، بالاتر، شب گرد، سراب، ساغر، تیرکش، اجل، پرنم، ہمدم، حادثہ، ضام کوثر، خزاں اور صحرا وغیرہ۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-13
ماخذ تحقیقی مجلہ

تقدیر ناتروکو ٹھوکر ناہیت اسے
دیدہ ٹی خن تا نقشو منظر ناہیت اسے
انت کہ عمل کروس رد عمل رسینگو
داروز و قیامت و محشر ناہیت اسے
ہر بڑز بلند انگا پرواز ارے نتو
شاہین ہم ارے نتو شہباز ارے نتو
مضبوط رشتہ غاتا سیماز ارے نتو
نوری نا شجاعت نا اعزاز ارے نتو
نمانتو چنکو شیندس مرے
مسرت نا ساعت و نوید س مرے (۱۴)

مندرجہ بالا اشعار بھی مواخرالذکر شاعر کے دوسرے شعری مجموعہ است ناسیجا سے منتخب کئے گئے ہیں۔ جن میں اردو ذخیرہ الفاظ اور اردو قافیہ کا استعمال براہوئی شاعری میں ملتا ہے۔

قافیہ۔ ٹھوکر، منظر، پرواز، شہباز، اعزاز، امید، نوید، شنید

ذخیرہ الفاظ۔ شجاعت، مضبوط رشتہ، بلند، تقدیر، محشر

خوشی تا محفلے ہر دُن سوگوار کیسہ
نی وہم سے توں چاوہ تینے دوچار کیسہ (۱۵)
پایوسی آن پٹاٹ تصویرے نا
سنوارالہ زلفاتا زمریرے نا (۱۶)

یہ دو اشعار بھی نوشکی کے نامور براہوئی شاعر عالم عجیب کے دو الگ الگ شعری مجموعے، زراغ اور گبار سے انتخاب کئے ہیں۔ عالم عجیب کی براہوئی شاعری میں دیگر کے نسبت زیادہ موسیقیت ہے۔ اسی لئے براہوئی کے تمام فنکاروں نے انکے شاعری کو خوبصورت دھنوں میں گائے ہے۔

عالم عجیب بھی دیگر ذکر شدہ براہوئی شعرا کی طرح براہوئی غزل اور شاعری میں اردو قافیے کا استعمال کرتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ اردو کے خالص ذخیرہ الفاظ بھی اپنے براہوئی شاعری میں استعمال کئے ہیں۔ جن میں،

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-13
ماخذ تحقیقی مجلہ

قافیہ۔ سوگوار، دوچار، یادگار، اقرار، بیدار، گفتار، کردار، راز، انداز، سرعام

ذخیرہ الفاظ۔ وعدہ، بے حساب، برسات، شرافت، ماحول، سنوارنا، رقیب

یہ ایک قابل تحقیق بات ہے کہ کوئٹہ اور مضافات کے شعرا اگر براہوئی شاعری میں اردو قافیے استعمال کریں تو بات سمجھ آجائیگا کہ تعلیمی ادارے اور مارکیٹ کی وجہ سے یہ ممکن ہے کہ براہوئی زبان اردو اور دیگر زبانوں سے متاثر ہوں جو بڑے پیمانے پر براہوئی کے چاروں طرف بولے جاتے ہیں۔

جبکہ نوشکی میں صرف براہوئی اور بلوچی زبان بولی جاتی ہے وہاں کی براہوئی شاعری پر اردو کیسے اثر انداز ہوتا ہے۔ ہونا تو یہ چاہئے کہ چاغی بیلٹ کے براہوئی شاعری پر بلوچی کا اثر ہو۔

نالہ سجدہ او بے قراری کو
خن تیٹی فریاد اشکباری کو
جسم وصحرا دشت ٹی گم اے
سوچ ٹی پھل ولالہ زاری کو
اف ضروری نی کنتو وفادار مہ
منزل اے عشق نا نی طلب گار مہ
اف ضروری کہ ہمدرد مرک ماجبین
تینا مخمورا خن تو سزاوار مہ
اف ضروری کہ نی مرزلیخہ صنم
تینا یوسف نا نی خریدار مہ (۱۷)

عمران فریق جو بنیادی طور پر ڈاک عیسی چا نوشکی بلوچستان کا رہائشی ہے لیکن حصول روزگار کے لئے وہ پچھلے ایک دھائی سے پاکستان سے باہر بحرین میں رہتے ہے۔ ان اشعار میں وہ بھی مستعمل اردو الفاظ اور غیر مستعمل الفاظ کا امتزاج کر کے براہوئی غزل میں اردو قافیے اور ذخیرہ الفاظ استعمال کرتے ہیں۔

قافیہ۔ بے قراری، دینداری، اشکباری، لالہ زاری، زمین، جبین، طلب گار، سزاوار، خریدار، تعبیر، تقدیر، پرستار

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-13

ماخذ تحقیقی مجلہ

ذخیرہ الفاظ۔ نالہ، چہرہ، جسم، صحرا، ماجبین، مخمور وغیرہ کبھی کبھی انکے شاعری پر بھی یہ گمان ہوتا ہے کہ یہ اردو شاعری میں براہوئی کے کچھ الفاظ استعمال کر رہے ہیں۔

دست بیعت مسٹ عشقان ای
مرشدءِ داعشق روحانی کنا [۱۸]

براہوئی غزل میں اردو قافیہ اور ذخیرہ الفاظ استعمال براہوئی میں ایک فیشن کی طرح پھیل رہا ہے۔ براہوئی کے نوجوان شاعر اس روایت کو تیزی سے وسعت دے رہے ہیں۔ جو لسانی حوالے سے ایک المیہ سے کم نہیں۔

لامکان، دوجہاں، خماری، دستور، روحانی، سحر، انجام وغیرہ۔اسی طرح درج ذیل اردو کے ذخیرہ الفاظ بھی فگار کے شاعری میں ملتے ہیں۔ جیسے، کاریگر، صحرا، معراج، ارشاد، خمار، شاید، حلف، فدا، دست بعیت، مرشد وغیرہ۔

اردو قافیہ کے براہوئی شاعری پر اثرات

براہوئی جدید شاعری کا آغاز قیام پاکستان کے بعد شروع ہوتا ہے۔ بعض براہوئی محققین نے ۱۹۶۰ سے براہوئی جدید ادب کے آغاز کا فرماتے ہیں۔ جہاں ایک بات نمایاں ہیں کہ براہوئی شاعری کو سات عشرہ مکمل ہونے کو ہے۔ اور جہاں ادب، تخلیق اور زبان کے فروغ کے حوالے سے کام کرنے کی ضرورت اب تک ہیں وہاں شاعری میں جدید رجحانات کی بھی ضرورت ہے۔ براہوئی شاعری میں جتنے بھی نئے اصناف متعارف ہوئے ہیں انکا تعلق اردو زبان اور ادب سے بنتا ہے۔ چونکہ اردو ملک کی قومی زبان ہے اسکا براہوئی سمیت دیگر زبان پر اثر انداز ہونا فطری عمل ہوگا۔ براہوئی شاعری میں اردو وافیہ استعمال کرنے والے شعرا کی مجموعی تناسب پیش کیا جارہا ہے

جدول نمبر ا عددی فہرست برائے مجموعی استعمال اردو قافیہ اور اردو ذخیرہ الفاظ

ابتدائی حرف	قافیے اور ذخیرہ الفاظ	تعداد (استعمال)
ا	احترام اعتبار اختیار انتظار انجمن، اثر، انداز، ارزو انجام آغاز امید، احتجاج، آگہی حاصل, اعزاز, احساس, افلاس, التجا, اثر, امید, اجل, اقرار الزام، اشکباری،	۲۵

ماخذ تحقیقی مجلہ

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-13

	آشنائی، انتہا	
ب	بہار بے اثر بے ہنر بھرم بدذات, بے حد بدنام، بیگانہ بغاوت بے زمان بدل، بے حس، بظاہر، بے خودی شامل، بیان، بے منزلا تا، بلند، بدگمانی بیدار، برسات، بے قراری، برملا	۲۳
پ	پرخون پرسوز پروانہ پختگی پرکیف، پستی پراواز, پرنم پرستار	۹
ت	تصویر تحریر تاوان تقدیر تسبیح تصور تعبیر، تنہائی	۸
ج	جام جمہور جنگ جمال حجاب حساب حرم جوش و جذبہ، جستجو، جنون، جابجا, جام کوثر, جانباز، جلوہ جسم، جبین، جنت	۱۸
چ	چہرہ چمن	۲
ح	حوصلہ، حدے پرواز، حصول حادثہ حسن	۵
خ	خمار خانہ خراب خراج، خودی، خواہشات، خبر خزاں, خبر, خمار، خوشحال خریدار، خدائی	۱۳
د	دستور دھمال، دوجہان دیوانہ دیار, دوادوچار، دست گیری	۸
ڈ	ڈھنگ	۱
ر	رنج والم روحانی ردعمل، روز قیامت رقیب، راز، رحمت، راحت	۸
ز	زمین	۱
س	ساغر سنگ سیاہ سلامی سحر سجدہ سلسہ، سحر، سکون، سفر سزا، سرگم، ساغر، سحر، سراب، سرعام، سوگوار، سنوارنا، سزاوار	۱۹
ش	شراب شمع شکر شاخ ، شجر، شب گرد، شنید، شہباز، شبنم شرافت، شباب شوکت، شمار	۱۳
ط	طلب گار، طوفان	۲
ع	عذاب عدالت عادت عقیدت عمر بھر عقل مندی، علاج، عشق ناچرچا، عام، عقل، عقیدہ، عوض، عاجز، عبرت گیری	۱۴

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-13

ماخذ تحقیقی مجلّہ

ف	فاصلہ، فکرے اعجاز، فضول، فن	۴
ک	کمال کاریگری کرم کہانی کاشانہ، کیف، کائنات، کردار	۸
گ	گفتار، گلستان	۲
ق	قدم قسمت قربانی قافلہ، قبول، قاتل قرار، قُرب، قطار، قضا	۱۰
ل	لامکان لب لازال لالہ زاری	۴
م	مقام، مقیمی، مہربان، مجبور معانی، مخلوق مالک مغرور محفل مرشد مثال، مزاج، مردہ پرست سماج، محسوس، مرض، مہ و سال منظر، محشر، مسافر، متقی، معبود، مسرت ماحول، مایوسی، مزہ، محبت مخمور، نزل	۳۰
ن	نور ناگمان نشان نظر نزول ناسور، نقاب، نشہ، نقش، نوید نالہ، ناپ	۱۲
و	وجد وجود وصال وصول ولولہ وباواقف، وفادار،	۸
ہ	ہنر، ہجر ہمیشہ	۳

جدول نمبر ا، مجموعی چارٹ ہے جو براہوئی شاعری میں استعمال شدہ اردو الفاظ کے مجموعی تعداد ظاہر کرتی ہے۔

منفی اثرات

اردو قافیہ اور استعمال ہونے والے اردو ذخیرہ الفاظ کا براہوئی زبان کی شاعری پر گہرے منفی اثرات پڑتے ہیں اور پڑے ہیں۔ جب براہوئی شعرا براہوئی شاعری میں اردو کے ردیف، قافیے اور ذخیرہ الفاظ استعمال کرتے ہیں تو وہ براہوئی شاعری میں براہوئی قافیے کی تنگ دامنی کا سبب بن رہے ہیں۔

کیونکہ ماہرین لسانیات اس بات پر قائل ہیں کہ زبان کا فروغ یا وسعت اس زبان کی استعمال میں ہے۔ زبان بولنے والے جتنا زیادہ اپنی زبان کا استعمال کرتے ہیں اتنا زیادہ اس زبان کو فروغ ملنے کے مواقع پیدا ہونگے۔ جتنا کم استعمال کسی بھی زبان کا ہوگا تو مستقبل میں اس زبان کو بے شمار خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔

موسلے کرسٹوفر[۱۹] نے دلیل دیا ہے کہ یونیسکو نے ۲۰۰۹ میں زبانوں کے بارے میں اپنے رپورٹ میں براہوئی زبان کے بارے تحریر کرتا ہے کہ پاکستان کے ۲۷ زبانوں کو مستقبل میں ناپید ہونے کا خطرہ ہے جن میں براہوئی بھی سرفہرست ہے۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-13
ماخذ تحقیقی مجلہ

یہاں تجزیہ کے لئے یہ بات بھی نمایاں ہیں کہ آخر کار براہوئی زبان کو معدوم ہونے کا خطرہ کیسے ہو سکتا ہے۔ جبکہ صرف پاکستان میں چھبیس لاکھ چالیس ہزار افراد براہوئی زبان بولتے ہیں۔ اس بات کا جواب نہایت آسان ہے کہ اگر ایک زبان کو بولنے والوں کی تعداد کروڑ بھی ہو جائے اگر وہ لوگ اس زبان کا استعمال چھوڑ دیں تو اس زبان کو بھی شدید خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔

زبان کہاں استعمال ہو سکتا ہے، یقینا، زبان کا استعمال ہونے کا شکل اسی بول چال میں ہیں، یا اس کے تحریری شکل میں ہیں۔ یا وہ زبان کسی ذرائع میں رابطہ کار ہے مطلب یہ کہ اگر ٹیلی ویژن میں خبر ناموں سے لیکر تبصروں اور ڈراموں، اشتہارات سمیت استعمال ہو رہا ہے تو وہ زبان فروغ پا رہا ہے۔ اسی طرح روزگار، مارکیٹ یا بازاروں میں خرید و فروخت کے لئے جو زبان استعمال ہو رہا ہے وہی ترقی کر رہا ہے۔ تو یہ بات اب سمجھنے کی ہے کہ بلکل اسی طرح زبان کا ادب بھی اس زبان کے فروغ میں کردار ادا کرتا ہے۔ اگر اس زبان میں تخلیق، تحقیق، تنقید اور ترجمہ ہو رہا ہے تو زبان ترقی اور فروغ کے عمل میں ہے۔

اگر براہوئی زبان کے شعرا جو براہوئی شاعری کرتے ہیں وہ براہوئی کو چھوڑ کر اردو یا کسی اور زبان کے ردیف اور قافیے محض اس لئے استعمال کر لیتے ہیں کہ براہوئی میں کوئی نعم البدل الفاظ نہیں یہ براہوئی الفاظ میں روانی نہیں۔ یقینا وہ لوگ یا شعرا براہوئی زبان کی پستی اور تنزولی کا مرتکب ہو رہے ہیں جس سے زبان کے مستقبل پر نہایت منفی اثرات پڑتے ہیں جنکا خمیازہ آنے والی نسلوں کو بھگتنا پڑتا ہے۔

مثبت اثرات

براہوئی شاعری میں اردو ردیف اور قافیہ کی براہوئی شاعری پر کوئی مثبت اثرات تو نہیں پڑ سکتا۔ کیونکہ براہوئی زبان کی جگہ اردو یا دیگر زبان کے قافیے کا استعمال زبان کے حوالے سے کوئی مثبت عمل تصور نہیں ہو گا۔
البتہ ایک مثبت پہلو اس وقت سامنے آتا ہے جب براہوئی شعرا کو یہ لگے کہ فلاں اردو ردیف اور قافیے کے لئے کوئی براہوئی موزوں یا اسی وزن میں نعم البدل الفاظ استعمال کرے۔ لیکن ایسا اس لئے ممکن نہیں کیونکہ براہوئی میں اردو کے کسی بھی قافیے کا باوزن ترجمہ یا اصطلاح نہیں بنایا گیا ہے۔

براہوئی میں شعری اصطلاح سازی

لہذا ایسے حالات میں شعرا سمیت براہوئی کے زبان شناس براہوئی میں شعری اصطلاح سازی پر توجہ مرکوز کریں۔ اور وہ دن دور نہیں جو اردو کے ہر مشکل سے مشکل ذخیرہ الفاظ کے لئے موزوں، مقفی اور مناسب

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-13

براہوئی اصطلاح موجود ہوگا۔ لہذا براہوئی شاعری میں شعری اصطلاحات کا سوچ خود ایک مثبت رجحان تصور ہوگا۔ جس سے براہوئی زبان میں تنوع لے لئے راہیں ہموار ہونگی۔ براہوئی زبان کے فروغ کا شعوری عمل شروع ہوگا۔ اور براہوئی ادب بلخصوص شاعری میں براہوئی ہی زبان کے ذخیرہ الفاظ استعمال ہونا شروع ہونگے۔ براہوئی لغت نگاری پر کام کا آغاز ہوگا جو زبان کے ترقی اور فروغ کے لئے نہایت حوصلہ افزاں ثابت ہوگا۔

براہوئی شاعری میں اردو قافیہ کے استعمال کی بنیادی وجوہات

مذکورہ تحقیق کے دوران ایسے بہت سے براہوئی شعرا کی شعری مجموعات پڑھنے کا موقوع ملا۔ اور براہوئی شاعری میں ایک ایسا حلقہ پایا جو براہوئی شاعری میں غیر براہوئی ردیف اور قافیے کا استعمال کرنے کے بعد بھی اپنے اس بات پر قائم تھے اور ردیف قافیے کی استعمال کی دفاع کرتے نظر آئے۔

ا۔ مشق کی کمی۔

براہوئی زبان کی شاعری میں جو کمی نظر آئی وہ شعرا کے ہاں مشق کی کمی ہے۔ کیوں کہ شعرا جب شعر تخلیق کرتے ہیں تو ان پر جو بھی آورد ہوتا ہے وہ وہی لکھ ڈالتے ہیں۔ بعد میں اس کی جانچ پرکھ نہیں کرتے۔ براہوئی شعرا براہوئی کے محدود ذخیرہ الفاظ میں رہ کر شاعری کرتے ہیں۔ اور آج کل تو سوشل میڈیا کا زمانہ ہے اور پرانے طرز کے مشاعرے تقریبا ختم ہو چکے ہیں۔ کیونکہ مشاعروں میں کبھی مختلف موضوعات پر تنقید بھی ہوتی تھی جو اب نہیں رہا۔

۲۔ مستعمل الفاظ۔

بعض شعرا کے نزدیک کہ وہ براہوئی شاعری میں وہی ردیف اور قافیہ استعمال کرتے چلے آئے ہیں۔ جو مستعمل ہوں۔ یا جنھیں براہوئی شعرا نے استعمال کی ہے تو ہم بھی کر رہے ہیں۔ وہ الفاظ جو براہوئی میں پہلے کبھی استعمال نہیں ہوئے ان کو لانا استعمال کرنا ٹھیک نہیں اور میرے خیال سے کوئی بھی اچھا شاعر اس طرح کے الفاظ اپنی شاعری میں لانا پسند نہیں کریگا۔ براہوئی زبان میں ذخیرہ الفاظ اور خاص طور پر مترادف الفاظ کی کمی ہیں جسکی وجہ سے مجبورا، ضرورتا دیگر زبانوں یا اردو سے یہ الفاظ لئے جاتے ہیں۔ لیکن وہاں بھی یہ خیال خاص طور پر رکھا گیا ہے کہ قافیہ یا شاعری میں ان الفاظ کا استعمال کیا جائے جو براہوئی زبان کی روح سے متصادم نہ ہوں۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-13
ماخذ تحقیقی مجلہ

۳۔دخیل الفاظ۔

کچھ شعرا کے ہاں دخیل الفاظ ہی اصل میں بطور قافیے کے استعمال ہوئے ہیں۔اور جو قافیے استعمال کیا جارہاہے وہ بھی خالص اردو الفاظ نہیں ہیں کیونکہ اردو خود لشکری زبان ہے اس میں عربی، فارسی، سنسکرت،ہندی، اور دیگر علاقائی زبانوں کے الفاظ شامل ہیں۔دخیل الفاظ جو کسی دوسرے زبان سے ادھار لئے گئے ہوں۔اور اتنا استعمال ہوئے ہیں کہ اب مستعمل ہیں۔"دخیل الفاظ نہ صرف براہوئی زبان میں پائے جاتے ہیں بلکہ دنیا کی ساری زبانوں میں دخیل الفاظ کے ذخائر موجود ہیں اور جس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ جب قوموں میں ملاپ ہوتا ہے تو ان کی زبانیں بھی ایک دوسرے پر اثرانداز ہوتی ہیں اور یہی معاملہ اردو اور براہوئی، اردو اور بلوچی، اردو اور انگریزی بلکہ سارے زبانوں کا ہے،،(۲۰)

۴۔لطیف اور موسیقیت سے بھرے الفاظ۔

دوران انٹرویو یہ بات بھی سامنے آئی کہ اردو کے وہ ردیف و قافیے جو براہوئی شاعری میں استعمال ہوئے ہیں ان میں براہوئی کے اپنے الفاظ سے زیادہ موسیقیت پایا جاتا ہے۔براہوئی شاعر غمخوار حیات فرماتے ہے کہ وہ فنکاروں کے لئے لکھتے ہیں۔انکی شاعری اکثر براہوئی گلوکار گاتے ہیں تو موسیقی کے اپنے ضروریات ہیں موسیقی میں وہ گانا یا شاعری اچھا لگتا ہے جو سماعتوں کو گوشوار گذرے اور یہ اس وقت ممکن ہوتا ہے جب شاعر ایسے قافیے اور ردیف کا استعمال کریں جس میں چاشنی ہوں۔جو گانے والے کی دھن پر پورے اترے۔

۵۔بحر اور وزن کی پابندی۔

شامل الذکر براہوئی شعرا اس بات پر متفق نظر آتے ہیں کہ براہوئی کے الفاظ بحور اور وزن پر پورے نہیں اترتے۔اس لئے اردو ردیف اور قافیہ کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔

۶۔عدم سرپرستی۔

براہوئی شعرا کے نزدیک،،براہوئی زبان میں ذخیرہ الفاظ کی اس وجہ سے کمی نہیں کہ یہ ایک نامکمل زبان ہے۔بلکہ اس کی وجہ براہوئی زبان کو ریاستی سرپرستی نہ ہونا ہے۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-13

ماخذ تحقیقی مجلّہ

۷۔اہل عروض شعرا کا اردو ردیف قافیے کا استعمال۔

ان شعرا کے براہوئی شاعری میں زیادہ اردو ردیف اور قافیے کا استعمال ملتا ہے جو علم عروض اور بحر وزن سے واقفیت رکھتے ہیں۔ جس میں اسلم پروانہ، حنیف مزاج، اقبال ناظر اور عمران فریق شامل ہیں جو عروضی ارکان کی صحیحی استعمال کی خاطر اردو قافیے کے استعمال کرتے نظر آتے ہیں۔

۸۔زبان کا قرض۔

ہر زبان بولنے والے اس زبان کے قرضدار ہوتے ہیں۔ زبان مادی شئے نہیں کہ خود بتائے مجھے اس چیز کی ضرورت ہے اسکی نہیں۔ لہذا اگر براہوئی شعرا اپنی عروض یا بحر وزن میں علم رکھنے کی خاطر اپنے زبان کی پستی اور تنزولی کا سبب بن رہے ہیں تو یقیناوہ اپنے زبان کے سارتھ وفادار نہیں اور وہ زبان کے قرضدار رہتے ہیں۔ اور اس شعبے میں زیادہ ذمہ داری لکھاریوں اور تخلیقاروں کا بنتا ہے کہ انکی لکھی ہوئی الفاظ زبان کو شکل دیتے ہیں اور وہ الفاظ تاریخ کا حصہ بنتے ہیں اور آنے والے نسل کے تہذیب کا ضامن ہوتے ہیں۔ آج جو بھی الفاظ لکھا اور بولا جائیگا کل وہ زبان کا حصہ رہے گا جسے آپ چاہتے ہوئے بھی اپنی زبان سے نہیں نکال سکتے۔ لہذا دوران تحریر زبان کے اسلوب اور معیار کو مد نظر رکھ کر تخلیق کیا جائے۔

لسانی روک تھام

اہل علم اور عروض سے واقف شعرا اپنی زبان کے استعمال کرنے سے کیوں کتراتے ہیں؟

کیوں اپنی زبان کی فروغ کے لئے عملی کام نہیں کرتے۔ کیوں اپنے زمے کا کام دوسروں پر چھوڑ دیتے ہیں۔ کہ ہم سے پہلے بھی یہ الفاظ براہوئی میں استعمال ہو چکے ہیں۔ براہوئی شعرا اپنی کوتاہیوں اور کمی پر پردہ ڈالنے کے لئے اردو مستعمل کا اصطلاح استعمال کرتے ہیں کہ فلاں لفظ پہلے سے مستعمل ہے اس لئے ہم نے بھی استعمال کیا۔ یقینا اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر کسی دوسرے زبان کے بلکل نئے لفظ کو پہلی مرتبہ اپنے زبان میں استعمال کروگے تو شروع میں اجنبی لگے گا۔ تین چار بار استعمال کرنے، بولنے، لکھنے اور پڑھنے سے وہ مستعمل بن جائیگا۔ مگر آپ کے زبان کا لفظ ہر گز شمار نہیں ہوگا۔ الفاظ خواہ کسی بھی زبان کے ہوں ان میں خوبصورتی، لطافت، چاشنی اور مٹھاس انکے مناسب جگہوں پر استعمال کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ براہوئی زبان کے ساتھ سراسر ناانصافی ہے کہ اسلئے براہوئی شعرا اردو ردیف، قافیہ یا ذخیرہ الفاظ کا استعمال کرتے ہیں کہ گانے والے فنکار انکے اچھا دھن دیتے ہیں اور سننے میں بہت میٹھے اور خوبصورت لگتے ہیں۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-13

ماخذ تحقیقی مجلہ

یقیناً دنیا جس برق رفتاری سے ترقی کر رہا ہے اور عالمگیریت کے زیر اثر اقوام ہر لحاظ سے متاثر ہو رہے ہیں وہاں براہوئی زبان کا اردو یا کسی اور سے متاثر ہونا کوئی انوکھی بات نہیں۔ لیکن اس ضمن میں لسانی حوالے سے روک تھام کی ضرورت ہے اور وہ اقدام اٹھانے والے ہی ادب سے وابسطہ لوگ ہی تو ہیں۔ جن کے کاندھوں پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتا ہے۔ اور انھیں اپنے زمہ داریوں کو احسن طریقے سے نبھانے چاہئے۔ نہ کہ اپنے آپ کو بری الزمہ قرار دیں کہ مستعمل ہے تو استعمال کر سکتے ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ لیاقت سنی، براہوئی جدید شاعری، شون ادبی دیوان بلوچستان کوئٹہ، ۲۰۰۵، ص ۳۵

۲۔ لیاقت علی سنی، براہوئی شاعری، راہشون ادبی دیوان بلوچستان کوئٹہ، ۲۰۱۵، ص ۹۰

3. *Mackenzie. D.N (1971). A Concise Pahlavi Dictionary. Second edition. (2014), Routledge, Taylor and Francis group London and New York. p.07*

https://ur.m.wikipedia.org/wiki/%D8%B4%D8%B9%D8%B1

۴۔ وکی پیڈیا

https://ur.m.wikipedia.org/wiki/%D9%82%D8%A7%D9%81%DB%8C%DB%81
)

۵۔ ایضا

۶۔ غریب شاہ انجم، درک، بلوچستان ادبی کاروان مستونگ، ۲۰۲۱، ص ۴۱

۷۔ حنیف مزاج، لسبہ، براہوئی ادبی سوسائٹی، کوئٹہ، ۱۹۹۶، ص ۹۵

۸۔ افضل مراد، نیمروچ، نیو کالج پبلی کیشنز کوئٹہ زیر اہتمام براہوئی ادبی سوسائٹی کوئٹہ، ۲۰۱۳، صفحات ۱۲۶، ۵۷، ۸

۹۔ حنیف مزاج، لسبہ، براہوئی ادبی سوسائٹی، کوئٹہ، ۱۹۹۶، صفحات ۸۹، ۸۱، ۸۰

۱۰۔ ناظر، اقبال، پن ربچ، کاروان ادب کوئٹہ، ۱۹۹۹، ص ۷

۱۱۔ ایضاص ۱۲

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-13

۱۲۔ ایضاً ص ۱۳۔۱۴
۱۳۔ غمخوار حیات، نوکاپ، اوتان کلچر اکیڈیمی نوشکے بلوچستان، ۲۰۲۲، صفحات ۹۳، ۱۲۸، ۱۱۸، ۱۱۴
۱۴۔ غمخوار حیات، است ناسیحا، راسکو ادبی دیوان نوشکی چاغی۔ ۲۰۰۱، صفحات ۶۱، ۳۳، ۲۲
۱۵۔ عالم عجیب، گبار، براہوئی اکیڈیمی کوئٹہ، ۲۰۲۲، ص ۱۴
۱۶۔ عجیب، عالمزراغ، براہوئی اکیڈیمی پاکستان، کوئٹہ (س۔ن۔)، ص ۴۵
۱۷۔ عمران فریق، اوناولی گلاب کنتونے، شیوان ادبی کاروان ڈاک نوشکی بلوچستان، ۲۰۱۹، صفحات ۶۵، ۵۵
۱۸۔ فگار، محسن، آزردہ، آماچ ادبی دیوان، مستونگ، ۲۰۱۹، ص ۴۴

19. Moseley Christopher) ((2009 interactive Atlas of the World's Language in Danger.(UNESCO, OCLC 435877932)

۲۰۔ عمران فریق، تحریری انٹرویو، بحرین، ۲۰۲۲